3895 ـ خطرناك كھيل كھيلنے كا حكم

سوال

خطرناك كھيل اور ورزش مثلا بلند رسی پر چلنا، اور اونچی اور بلند جگھوں سے چھلانگ لگانا، اور سانپوں كے پنجرے میں بند ہونا وغیرہ كا حكم كیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس طرح شریعت اسلامیہ نے اپنے بدن اور جسم كا خیال ركھنے اور اس كی دیكھ بھال كا حكم دیا ہے، اسی طرح بدن كو كسی بھی قسم كا نقصان اور ضرر دینا بھی حرام كیا ہے.

نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" نہ تو كسی كو نقصان اور ضرر پہنچاؤ، اور نہ ہی خود نقصان اٹھاؤ "

اسے ابن ماجہ نے كتاب الاحكام حدیث نمبر (2332) اور امام احمد نے حدیث نمبر (2719) اور امام مالك نے موطا حدیث نمبر (1234) میں روایت كیا ہے.

علماء كرام نے خطرناك كھیل اختیار كرنے میں كلام كی ہے:

فقہ حنفی كی كتاب " الدر المختار " كے مصنف كہتے ہیں:

(... اور اسی طرح ہر ماہر شخص جو اپنی سلامتی كو قائم ركھ سكتا ہو خطرناك كھیل مثلا تیرانداز پر تیر پھینكنا، اور سانپ كا شكار كرنا كھیل سكتا ہے ...).

دیكھیں: الدر المختار (6 / 404).

پہلی شرط:

مہارت و تجربہ اور اس طرح كے كھیل كو اچھی طرح سمجھنا، اور یہ مہارت و تجربہ بار بار كھیلنے اور كثرت كے ساتھ مشق كرنے سے ہی حاصل ہوگی، اور اتنی ٹریننگ كی جائے كہ اچھی طرح مہارت حاصل ہو جائے، اور اگر اسے سیكھنے اور ٹریننگ كرنے كی بنا پر كوئی فرض ضائع ہوتا ہو یا پھر كوئی سنت ختم ہو رہی ہو، یا مندوب رہ

جائے تو پھر یہاں حرام ہونے کا قول ہی کہا جائیگا، لیکن اگر تربیت و ٹریننگ اس کے بغیر ہو تو پھر یہ جائز ہے، اور اسی طرح اس کو دیکھ کر تفریح حاصل کرنا بھی جائز ہو گا.

دوسری شرط:

کھلاڑی کے غالب گمان اپنی سلامتی ہو، اور اگر عدم سلامتی کا ہلکا سا گمان ہو، یا پھر سلامتی میں شك ہو تو اس وقت یہ کھیل حرام ہو گا، کیونکہ یہ اسے ہلاکت میں ڈالنے کی طرف لے جانے کا باعث ہے، اور ہمیں اللہ تعالی نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو البقرة (195).

تیسری شرط:

وہ کھیل مال پر نہ ہو، کیونکہ اس طرح کے لہو و لعب میں عوض رکھنا حرام ہے، اس لیے کہ یہ ناحق لوگوں کا مال کھانا شمار ہوتا ہے، جبکہ اس وقت کوئی فائدہ بھی حاصل نہیں ہوگا.

دیکھیں: بغیۃ المشتاق فی حکم اللھو و اللعب و السباق صفحہ نمبر (156 - 157).

میں کہتا ہوں: اور باقی سب اوقات کو چھوڑ کر اسے خوشی سرور کے ایام کے ساتھ مقید کرنا ایسی شرط ہے جو سابقہ شروط میں درج ہونا متعین ہے، اس اعتبار سے کہ اس قول کے صحیح ہونے کی جو دلیل - مسجد میں بعض حبشیوں کا کھیلنے والی بعض روایات سے - دی گئی ہے، تو وہ ایام عید کے ساتھ مقید ہے، اور سب خوشی و شرور کے مواقع اسی معنی میں آتے ہیں.

اور اسی طرح اس کے جائز ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ وہاں مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو، اور کھلاڑیوں کا ستر بھی ننگا نہ ہو، اور جادو والے کھیل منع ہوں.